تین طرح کے نامہ اعمال

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

اعمال نامہ میں سب درج ہو گا: 4

1...نامہ اعمال میں شرک: 4

شرک فی الذات والصفات: 4

2...نامہ اعمال میں ظلم: 5

امت محمدیہ کا مفلس شخص:............................... 6

3...نامہ اعمال جس کی اللہ تعالیٰ کو پرواہ نہیں: 7

توبہ کی نیت سے گناہ کرنا:................................ .. 7

سب سے بہتر نامہ اعمال:................................ .. 8

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہم پر نظر رحمت فرمائے، نظر غضب سے محفوظ فرمائے۔ ہمارے نامہ اعمال میں نیکیاں باقی رکھے اور گناہوں کو معاف فرمائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدَّوَاوِينُ ثَلَاثَةٌ: دِيوَانٌ لَا يَغْفِرُهُ اللهُ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ} وَدِيوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَدِيوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللهُ بِهِ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللهِ، فَذَاكَ إِلَى اللهِ: إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ۔

شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث:7069

ترجمہ: ام المومنین عفیفہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) نامہ اعمال تین طرح کے ہوں گے۔ ایک جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ (بندے کی) مغفرت نہیں فرمائیں گے وہ نامہ اعمال ہو گا جس میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور وحدانیت میں کسی کو شریک ٹھہرایا گیا ہو گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ (قرآن کریم میں) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ شرک کرنے والے کو معاف نہیں فرمائے گا۔ دوسرا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے کو نہیں چھوڑیں گے وہ نامہ اعمال ہو گا جس میں بندے نے دوسرے بندے پر ظلم کیا ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کو بدلہ دلوا دیں گے۔ تیسرا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پرواہ نہیں فرمائیں گے وہ نامہ اعمال ہو گا جس میں بندے نے اللہ کے حق کو ادا کرنے میں نافرمانی، ظلم اور کوتاہی سے کام لیا ہو گا اگر اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو ایسے بندے کو عذاب دیں گے اور اگر چاہیں گے

تو معاف اور درگزر کر دیں گے۔

اعمال نامہ میں سب درج ہو گا:

وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾

سورۃ الکہف، رقم الآیۃ:49

ترجمہ: اور جب اعمال نامہ سامنے رکھ دیا جائے گا تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ وہ اس کے درج شدہ باتوں سے انتہائی خوفزدہ ہوں گے اور کہہ رہے ہوں گے ہائے ہماری کمبختی! یہ کیسا اعمال نامہ ہے جس نے ہمارا کوئی چھوٹا بڑا عمل ایسا نہیں چھوڑا جس کا اس میں ہر طرح سے احاطہ نہ کیا گیا ہو اور وہ اپنا سب کیا دھرا اپنے سامنے دیکھ رہے ہوں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

1...نامہ اعمال میں شرک:

درج بالا حدیث مبارک میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اس اعمال نامے کا تذکرہ فرمایا ہے جس میں شرک کا گناہ لکھا ہوا ہو گا۔ یہ ایسا جرم ہے جس کی وجہ سے بندے کی مغفرت کی سرے سے کوئی امید ہی نہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بن جائے گا۔

شرک فی الذات والصفات:

شرک اللہ تعالیٰ کی ذات میں یا اللہ تعالیٰ کی ایسی صفت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا جو صفت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خاص اور مقرر ہے۔ بعض لوگ اللہ کی ذات میں تو کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے یعنی شرک فی الذات سے

بچتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی صفات خاصہ کے ساتھ کسی اور کو بھی شریک ٹھہرا لیتے ہیں مثلاً: روزی دینا، اولاد دینا، پریشانیوں کو دور کرنا، خوشیاں دینا، نفع اور نقصان دینا یہ ایسے کام ہیں جن کا مالک صرف اور صرف اللہ رب العزت ہے۔ اللہ کے ماسواء کسی کو بھی خواہ وہ ولی ہو یا نبی ہو، انسان ہو یا فرشتہ ہو، جاندار یا غیر جاندار، زندہ ہو یا مردہ الغرض کسی کو بھی یہ قدرت اور اختیار نہیں کہ وہ روزی دے، اولاد دے، نفع پہنچائے یا نقصان سے بچائے، پریشانیوں کو دور کرے یا خوشیاں عطا کرے۔ اسباب کو اختیار کیے بغیر مدد کرنا یہ اللہ رب العزت کا خاصہ ہے اگر کوئی انسان اللہ کے ماسواء کسی اور سے اس درجے کی مدد مانگتا ہے تو وہ توحید کی حقیقت سے غافل ہے اور اگر ایسے کاموں میں مدد مانگتا ہے جو بندے کی طاقت میں داخل ہیں اور اسباب اختیار کرنے سے پورے ہو جاتے ہیں تو ایسی صورت میں کسی سے مدد مانگنا شرک نہیں ہو گا۔ جیسے کسی بھوکے، پیاسے کو کھلا پلا کر اس کی مدد کرنا، کسی مریض کو دوائی دے کر اس کے مرض کو دور کرنے میں مدد کرنا وغیرہ۔

2...نامہ اعمال میں ظلم:

درج بالا حدیث مبارک میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے نمبر پر اس اعمال نامے کا تذکرہ فرمایا ہے جس میں ظلم والا گناہ لکھا ہوا ہو گا۔ یہ ایسا جرم ہے کہ جب تک مظلوم کو اس کا حق نہیں دلایا جائے گا اس وقت تک باقی معاملات آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔

دنیا میں جس کسی پر ظلم کیا ہو گا چاہے وہ کسی کا حق غصب کر کے کیا ہو، زبان سے تکلیف دے کر کیا ہو، ہاتھ سے ایذاء پہنچا کر کیا ہو یا جس بھی شکل میں کیا ہو گا سب سے پہلے مظلوم کی دادرسی کی جائے گی۔

امت محمدیہ کا مفلس شخص:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔

صحیح مسلم، رقم الحدیث:4678

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: کیا آپ جانتے ہیں کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا ہمارے ہاں اسے مفلس کہا جاتا ہے جس کے پاس دراہم اور مال و متاع وغیرہ نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا مفلس شخص وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوۃ لے کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا اور اس کے بارے میں کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے کہے گا کہ یا اللہ! اس نے مجھے گالی دی تھی، کوئی کہے گا کہ اس نے مجھ پر الزام تراشی کی تھی، کوئی کہے گا اس نے ناحق طریقے سے میرا مال کھایا تھا، کوئی کہے گا اس نے ناحق خون بہایا تھا، کوئی کہے گا اس نے مجھے مارا تھا۔ ان مظلوموں کو اس ظالم کی نیکیوں میں سے تھوڑا تھوڑا کر کے بدلے کے طور پر دیا جاتا رہے گا ایک وقت آئے گا کہ ظالم کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو مظلوموں کے گناہوں کا وبال اس پر بطور بدلے کے لاد دیا

جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

3...نامہ اعمال جس کی اللہ تعالیٰ کو پرواہ نہیں:

درج بالا حدیث مبارک میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے نمبر پر اس اعمال نامے کا تذکرہ فرمایا ہے جس کی اللہ تعالیٰ کو پرواہ نہیں ہوگی۔یعنی اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فیصلہ فرمائیں گے اس کا علم نہیں۔ چاہیں تو عذاب دیں اور چاہیں تو معاف فرمائیں۔نہ عذاب دینا یقینی اور نہ ہی معاف کرنا یقینی ہے۔

یہ وہ اعمال نامہ ہوگا جس میں بندے نے حقوق اللہ کو ادا کرنے میں غفلت و کوتاہی سے کام لیا ہوگا اب اللہ کی مشیت پر منحصر ہے کہ اس بندے کو معاف فرمائیں یا عذاب دیں۔

توبہ کی نیت سے گناہ کرنا:

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

کتاب الزھد لابن مبارک، رقم الحدیث:171

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقل مند شخص وہ ہے جو اپنے آپ (اور اپنی تخلیق کے مقصد) کو پہچانے اور وہ کام کرے جو مرنے کے بعد "کام" آئیں۔ اور بے وقوف ہے وہ شخص جو اپنی خواہشات کی اتباع (اللہ کی نافرمانی) کرتا ہے اور (توبہ کیے بغیر جنت کی امید رکھتے ہوئے) یوں کہتا پھرے کہ اللہ معاف کرے گا۔

سب سے بہتر نامہ اعمال:

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَافِرِيِّ ثُمَّ الْحُبُلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ: بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللهِ شَيْءٌ۔

جامع الترمذی، رقم الحدیث:2639

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت والے دن میرے ایک امتی کو تمام لوگوں کے سامنے لائیں گے جس کے ننانوے رجسٹر گناہوں سے بھرے ہوئے ہوں گے اور ہر رجسٹر (اتنا بڑا ہو گا کہ) تاحدِ نگاہ پھیلا ہوا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے سے پوچھیں گے اے میرے بندے! ان رجسٹروں میں جو کچھ لکھا ہوا ہے کیا آپ ان میں سے کسی بھی چیز کا انکار کرتے ہو یہ سمجھتے ہوئے کہ میری طرف سے مقرر کردہ لکھنے والے فرشتوں نے تیرے ساتھ کوئی زیادتی کی

ہو؟ وہ بندہ عرض کرے گا کہ نہیں میں کسی بھی چیز کا انکار نہیں کرتا (سب کچھ صحیح لکھا گیا ہے) اللہ تعالیٰ بندے سے پوچھیں گے کہ کیا تیرے پاس ان کے بارے میں کوئی عذر ہے ؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے پاس تیری ایک نیکی باقی ہے اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہو گا پھر ایک پرچی نکالی جائے گی جس میں (اخلاص و توبہ کے ساتھ پڑھا ہوا) کلمہ شہادت لکھا ہوا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جاؤ میزان عمل میں اس کا وزن کراؤ۔ بندہ گناہوں کے رجسٹروں کے مقابلے میں ایک پرچی کو کم سمجھتے ہوئے عرض کرے گا: اے میرے رب! اتنی چھوٹی سی پرچی کو اتنے بڑے بڑے رجسٹروں کے ساتھ کیا مناسبت؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تیرے ساتھ ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہو گا۔ اس کے بعد میزان عمل میں گناہوں کے رجسٹروں کے مقابلے میں کلمہ شہادت والا پرچہ رکھا جائے گا تو گناہوں والے رجسٹروں کا پلڑا ہلکا اور کلمہ شہادت والا پلڑا بھاری ہو گا کیونکہ اللہ کا نام سب سے زیادہ عظمت والا اور وزنی ہے، اللہ کے نام سے زیادہ کوئی چیز بھی وزنی نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔
آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، 24 جنوری، 2022ء